Open Access
Received 27 Feb 2021 Accepted07 March 2021
ISSN E: 2790-7694, ISSN P: 2790-7686
http://www.al-asr.pk

قرآنی حروف مقطعات کی تفہیمات اور تعبیرات

Understandings and Interpretations of Quranic Alphabets.

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor
University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore
sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Dr. Muhammad Naeem Anwar
Assistant Professor GC University Lahore
dr.noumani@hotmail.com

Dr. Ghulam Mustafa Anjum
Senior KhateebAuqaf Punjab,Lahore
Abuhuzefa5@gmail.com

ABSTRACT

The Holy Quran is a living wonder of the prophet (P.B.U.H) for the whole world from its revelation up till today. Quran is the self-explanatory reality of itself. It is an open challenge for all for its expressiveness and fluency. The holy Quran has merged all pragmatics within it from the time of its revelation. Disjointed letters are one of the distinctive wonders of its wonders. They are fourteen in total and have appeared in 29 chapters of the holy Quran. The interpreters have tried their level best to describe the meanings of these disjointed letters and sometimes kept silence over their interpretation. In this article, the researcher has discussed this wonder of the holy Quran with argument and reason.

Keywords: Quranic Alphabets, self-explanatory

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾(1)

”اس کی اصل مراد کو اللہ اور علم میں کامل پختگی رکھنے والوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

قرآن حکیم کے اعجاز و بلاغت کا ایک منفرد پہلو حروف مقطعات ہیں۔ ان حروف کی مجموعی تعداد ہے اور یہ انیتس سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں۔ قرآن کے دلائل اعجاز میں سے ایک دلیل اعجاز حروف مقطعات ہیں۔ نزول قرآن کے وقت عربوں میں یہ اسلوب زباں جاری تھا مختلف حروف بول کر ان سے مختلف الفاظ مراد لیے جاتے اور ان سے مختلف معانی اخذ کیے جاتے تھے۔ قرآن لسان عربی میں نازل ہو کر عربوں کی زبان کے تمام اسالیب کو چیلنج کر رہا تھا اور ہر ہر اسلوب میں قرآن اپنے کلام کو ظاہر کر رہا تھا۔ قرآن نے اس اسلوب میں اہل عرب کو ایک دلیل اعجاز دی ہے۔

مفسرین عام طور پر حروف مقطعات کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کے معانی و مطالب کے حوالے سے دو موقف بیان کرتے ہیں۔ موقف اول یہ ہے کہ حروف مقطعات کے معانی و مطالب اللہ اور اس کے رسول کے درمیان سربستہ راز ہیں اور ان کے حقیقی معانی و مطالب اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ حروف مقطعات کے باب میں اللہ اور اس کا رسول اپنے اس راز میں اپنے جس وفادار اور فرمانبردار کو شریک کرنا چاہیں یہ ان کا کام ہے، اب بات یوں واضح ہوئی کہ آیات محکمات کا کمال آیات متشابہات میں ہے اور آیات متشابہات کا کمال حروف مقطعات میں ہے۔(2)

حروف مقطعات کا یہ اسلوب عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں اور شعبہ جات میں اپنی اپنی اصطلاحات کے ساتھ پایا جاتا ہے جیسے انگریزی میں مخففات Abbreviations ہوتے ہیں۔ علم ریاضی میں Mathematical Symbols ہیں، علم کیمیا میں Formula ہیں، علم موسیقی میں Musical Signs ہیں۔ عربی زبان میں یہ اسلوب پہلے سے مروج تھا اور کلام عرب میں احادی سے لے کر خماسی تک یہ اسلوب پایا جاتا تھا۔ اس لیے قرآن نے بھی اسے خماسی تک محدود کیا ہے۔ عربوں کے ہاں ایسے حروف استعمال ہوتے تھے جو الفاظ اور معانی دونوں پر دلالت کرتے تھے۔

قالت قاف حرف قاف بول کر وہ أنا واقفهوقفت یا اقف میں رکتا ہوں یا میں روکوں گا۔ مراد لیتے تھے۔(3)

فا بول کر فاركبوا سوار ہو جاؤ مراد لیتے تھے۔(4)

تا بول کر تنشاء تو چاہتا ہے مراد لیتے تھے۔(5)

یا بول کر يفعل (وہ کام کرتا ہے) مراد لیتے تھے۔(6)

گویا یہ ان کے Secret تھے جن کو ان کے سوا کوئی اور نہیں جانتا تھا۔ اہل زبان عرب اور اہل قریش نے اس اسلوب کو اپنے اندر متعارف جان کر اس اسلوب قرآن پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور وہ حروف مقطعات کے معانی تو نہیں جانتے تھے مگر یہ اسلوب ان میں موجود تھا اس لیے کوئی اعتراض ان کی طرف سے سامنے نہ آیا۔

اب اگر ہم ان حروف مقطعات کے معانی و مطالب کے حوالے سے آئمہ تفسیر کے مذاہب کو تفصیل سے جانیں تو دو موقف ہمارے سامنے آتے ہیں موقف اول یہ ہے کہ حروف مقطعات کی تعبیر علم متور ہے اور سر مجوب ہے۔ یہ پردوں میں چھپے ہوئے راز ہیں اہل علم ان کے معانی کے ادراک سے عاجز ہیں اور یہ اسرار الہیہ میں سے ہیں۔ آیات تشابہات سے ان کا تعلق ہے۔ان کا علم نہ کسی کو حاصل ہے اور نہ ہی ان کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔فقط ان پر ایمان لانا واجب ہے۔اس موقف کی بنیاد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اس قول پر

للهفيكلكتابسروسرهفى القرآن اوائل السور-(7)

''ہر آسمانی کتاب میں اللہ کے راز ہوتے ہیں اور قرآن میں اللہ کے راز سورتوں کی ابتداء میں حروف مقطعاتہیں۔''

اس موقف کے قائل شعبی، سفیان ثوری، ابو صالح، ابن زید، ربیع بن خثم، ابو ظبیان الکوفی اور ابو حاتم بن حبان ہوئے ہیں۔امام طبرانی، بغوی، ثعلبی، رازی نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے اس قول پر اپنے اس موقف کی بنیاد رکھی ہے۔

لکل شئی صفوۃوصفوۃھذاالکتابحروفالتھجی.(8)

''ہر چیز کاایک خلاصہ اور جوہر ہوتاہے اوراس کتاب کاخلاصہ وجوہر حروف مقطعات ہیں۔''

امام بیضاوی اس قول کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ

إنهاأسراربيناللهورسولهورموز-(9)

''یہ اللہ اوراس کے رسول کے درمیان اسرار ورموز ہیں۔''

اس موقف کے حاملین کہتے ہیں ان حروف کا علم اللہ اور اس کے رسول کے درمیان ستور ہے اور یہ محب و محبوب کے درمیان سر مجوب ہیں ان کے معانی و مطالب مخفی ہیں اور اہل علم کے ادراک سے ماوراء ہیں۔ حروف مقطعات کے حوالے سے دوسرا موقف یہ ہے کہ یہ حروف اللہ اور اس کے رسول کے درمیان راز ہیں اور تشابہات میں سے ہیں اور ان حروف کا معنیٰ آیاتِ محکمات کی طرح از خود معلوم نہیں کیا جاسکتا مگر ان کے معانی و معارف کو اللہ اور اس کا رسول الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ لوگوں کو جتنا چاہیں نواز سکتے ہیں اور اس میں کوئی منع ثابت نہیں ہے۔ اس لیے خواص پر ان حروف کا علم منکشف کیا جاتا ہے۔ائمہ تفسیر کی اکثریت نے اس موقف کو اختیار کیا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر حروف مقطعات کا بالکل علم حاصل ہی نہ ہو تو پھر ان کے نزول کا مقصد ختم ہو کر رہ جاتا ہے اور یہ بات کلام الہی کی شان اور وعدہ الہی کے منافی ہے۔اس لیے کہ باری تعالی نے فرمایا:

فَاِذَا قَرَاْنٰهُفَاتَّبِعْقُرْاٰنَه- ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه-(10)

''پھر جب ہم اسے (زبانِ جبریل سے) پڑھ چکیں تو آپ اس پڑھے ہوئے کی پیروی کیا کریں۔ پھر بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی ذِمہ ہے۔''

پہلے موقف میں حروف مقطعات کے معانی و مطالب نہ جاننے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے معانی و معارف کو اپنے فہم و ذکاء کے ذریعے نہیں جانا جاسکتا جبکہ دوسرے موقف کے مطابق ان کے معانی و مطالب کو بارگاہ الوہیت اور بارگاہ رسالتمآب سے وھب و عطا کے ذریعے جانا جاسکتا ہے۔ اس لیے آئمہ تفسیر اور اولیاء کاملین نے بہت بڑی تعداد میں ان کے معانی و مطالب کو ثم ان علینا بیانہ کے فیض رسالتمآب کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ اس موقف کو حضرت علی، عبداللہ بن عباس، عکرمہ، مجاہد، قتادہ، زید بن اسلم، سعید بن جبیر، ابوالعالیہ الربیع بن آنس، ابن جریج، ابن ابی نجیح اور ابوالضحی نے اپنایا ہے۔ محمد بن السائث کلبی، عطیہ بن الحارث، محمد بن کعب القرظی، ابو عبیدہ اخفش، الکسائی، المبرد، الفراء، الزجاج، قطرب، الضحا، ابن الانباری، ابن الخطیب، الخلیل، السیبویہ نے اختیار کیا ہے۔

اسی طرح امام زمخشری، بیضاوی، قرطبیؔ، رازی، ابن الجوزی، ابن تیمیہ، ابن کثیر، نسفی، بغوی، خازن، سیوطی اور جملہ مفسرین نے اس کو قبول کیا ہے۔ امام القشیری، امام السلمی، ابن العربی دیگر ائمہ تصوف نے بھی اس کو ترجیح دی ہے۔ امام محمد بن علی الترمذی اس موقف کو یوں بیان کرتے ہیں:

ان اللهتعالياودعجميعمافيتلكالسورمنالاحكاموالقصصفياالحروفالتی ذكرهافياولالسورةولايعرفذالكالاالنبياووليثمبينذالكفيجميعالسورليفقفه الناس-(11)

''باری تعالی نے سب احکام، قصص اور معارف کو سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات میں ودیعت فرمادیا ہے۔ جن کو نبی اور ولی کے سواء کوئی نہیں جانتا اور پھر انہی معارف و مضامین کو تمام سورتوں میں تفصیل سے بیان کردیا ہے۔''

علامہ آلوسی بیان کرتے ہیں کہ حروف مقطعات کے معانی و مطالب اللہ اور اس کے رسول کی عطا ہے۔ علما اور عرفا بھی جانتے ہیں حتی کہ یہ حروف خود بول کر ان کو اپنے معانی بتاتے ہیں۔

قد تنطق لهماالحروف-(12)

''کبھی یہ حروف خود اپنے اندر پوشیدہ معانی کو بیان کرتے ہیں۔''

آگے چل کر واضح کرتے ہیں کہ یہ حروف اسی طرح اپنے معانی بتاتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ سے کنکریوں نے کلمہ طیبہ پڑھ کر بات کی جیسے گوہ اور ہرن نے رسول اللہ سے بات کی۔

قرآن اس حقیقت کو واضح کر چکا ہے کہ حروف مقطعات کے معانی و معارف کو

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ اِلاَّ اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ۔(13)

"ان کی اصل مراد اللہ اور علم میں پختگی والے ہی جانتے ہیں۔"

اس لیے حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہ دعویٰ کرتے ہیں:

انا من الراسخين فی العلم وانا ممن يعلم تاويله۔(14)

"میں علم میں پختگی رکھنے والوں میں سے ہوں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو حروف مقطعات کی تعبیر جانتے ہیں۔"

اس کے بعد قاضی ثناء اللہ پانی پتی حضرت مجاہد کا قول بھی اسی طرح کا نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے مجھ پر بھی حروف مقطعات کی تعبیر اور ان کے اسرار منکشف فرمائے ہیں۔(15)

ایک تیسرا موقف بھی آئمہ کرام کی عبارات سے سامنے آتا ہے جس کے مطابق کچھ وہ اہل علم ہیں جو نسبت محمدی میں درجہ فنائیت جب پا لیتے ہیں تو ان کو شرح صدر کی نعمت ملتی ہے جس سے ان کے سینے نور سے معمور ہو جاتے ہیں پھر اس نور سے غائب اشیاء ان پر منکشف ہو جاتی ہیں اور حروف مقطعات کے معانی و مطالب ان پر مفتوح ہو جاتے ہیں۔

اس شرح صدر کے نور کا ذکر قرآن یوں کرتا ہے:

﴿أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ﴾(16)

"بھلا اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر فائز ہو جاتا ہے۔"

شرح صدر اور نور الٰہی پر بندے کے فائز ہونے کا ایک معنی صاحب روح البیان یوں واضح کرتے ہیں:

شرح الصدر للاسلام عبارةعنتكميلالاستعداداسماعيل حقی روح البيان، 81:98۔(17)

"شرح صدر کا ایک معنیٰ استعداد میں کامل ہونے کا ہے۔"

جبکہ اس کا دوسرا معنیٰ ابو محمد بن ابی نصر المصری الشافعی بیان کرتے ہیں۔ جب باری تعالیٰ کسی کو اپنا نور اور شرح صدر کی دولت عطا کرتا ہے تو اس کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ

فيرون الحق بنورالحق ويرون مادون الحق من العرض الی الثری

بنوره۔(18)

''وہ نور حق کے ساتھ حق کو دیکھتے ہیں اور حق کے علاوہ از عرش تا تحت الثری ہر شے کو عام نور سے دیکھتے ہیں۔''

اسی طرح ابوالعباس احمد بن عجیبہ الحسنی شرح صدر کا مفہوم واضح کرتے ہیں:

فهوعلینورعظیممنربهوبصیرهفیدینه-(19)

''وہ اپنے رب کی طرف سے ایک عظیم نور پاتے ہیں اور دین میں بصیرت کے حامل ٹھہرتے ہیں۔''

اور مزید بر آں فرماتے ہیں شرح صدر کا معنیٰ و مفہوم یہ ہے:

فيقذف فی قلبهنوراليقينبلاسببأوبصحبةأهلالنور.(20)

''باری تعالیٰ اس کے دل کو نور یقین سے بغیر کسی واسطے کے بھر دیتا ہے یا کسی نور والے کی صحبت سے اس کو اہل نور میں سے کر دیتا ہے۔''

اہل اللہ کو جب یہ شرح صدر کی نعمت اور دولت میسر آتی ہے تو مغیبات ان پر منکشف ہوتے ہیں آیات قرآنی کے مدلولات ان پر کھلتے ہیں۔ الفاظ خود بول کر ان سے ہمکلام ہوتے ہیں اور اپنے درست اطلاقات ان پر روشن کرتے ہیں اور قرآن اسی شرح صدر کو والراسخون فی العلم کی صورت میں بھی بیان کرتا ہے اور یہ الراسخون کون لوگ ہیں۔ حضرت سھل بن عبداللہ تستری بیان کرتے ہیں:

لحاهداهمالله واشرافهمعلیاسراهالمغيبةفيخزائن العلوم-(21)

''باری تعالیٰ نے علم کے خزانوں میں سے غیبی اسرار و معارف کو ان کے زیر نگاہ رکھا ہوا ہے۔''

امام بغوی بیان کرتے ہیں کہ الراسخون فی العلم ان کی تعریف یہ ہے:

الذین ثبتوا و تمکنوا فیهولمیتزلزلوافیمنزلالاقداومومراحضالافهام-(22)

''یہ وہ لوگ ہیں جو عموماً علم میں پختہ اور متمکن ہوتے ہیں۔ بطور خاص ان مقامات پر جہاں قدم لڑکھڑا جاتے ہیں یا فہم وادراک درجہ صواب و سلامتی سے گر جاتی ہے یہ وہ وہاں پر بھی ہر حال میں ثابت قدم رہتے ہیں۔''

حروف مقطعات کے معانی و معارف کے حوالے سے آئمہ نے مختلف اقوال کا اظہار کیا ہے، ان حروف مقطعات کے

بارے میں ایک رائے و قول یہ ہے کہ یہ اسماء باری تعالیٰ ہیں۔ یہی وجہ ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں یاکھیعص اغفرلی یاالہی مجھے معاف فرمادے۔ حضرت ربیع بن انس سے مروی ہے کہ کھیعص اسمائے الہیہ میں سے ہے۔ اس کا معنی ہے وہ ذات جو پناہ دے اور اس کے خلاف کسی کو پناہ نہ دی جا سکے۔ (23)

امام بیہقی اور ابوالشیخ بن حبان نے بیان کیا ہے کہ تمام فواتح السور کلمات اللہ تبارک وتعالی کے اسماء میں سے ہیں۔ (24)

رسول اللہ ﷺ باری تعالی کے تمام اسمائے مقدسہ کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

اللھماسئلکبکلاسمھولکسمیتبھنفسکاوانزلتھفیکتابکاوعلمتھاحدامنخلفکاواستاثرتبھفیعلمالغیبعندک۔ (25)

''اے اللہ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے توسل سے دعا کرتا ہوں جس سے تو نے اپنی ذات کو موسوم فرمایا ہے۔ یا تو نے اس نام کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے اسے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی اسے سکھایا ہے یا تو نے اسے اپنے پاس خزانہ غیب میں راز کے طور پر چھپا رکھا ہے۔''

حروف مقطعات کے حوالے سے ایک رائے یہ ہے کہ یہ سب کے سب حروف مفاتیح کے معنیٰ میں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ کھیعص میں سے ''ک''، کاف کی کنجی ہے ''ھا'' ھاد کی کنجی و مفتاح ہے۔ ''ی''، حکیم کی کنجی ہے۔ ''ع''، علیم کی کنجی ہے ''ص''، صادق کی کنجی ہے وغیرہ۔ (26)

حروف مقطعات کے حوالے سے ایک رائے یہ بھی ہے کہ ان میں سے ہر حرف کسی نہ کسی صفت الہیہ کا اظہار کرتا ہے۔ بعض حروف اسماءذات ہیں اور بعض حروف اسماء صفات ہیں۔ محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ الم میں الف ''الاء اللہ'' کو بیان کرتا ہے ''ل'' الام اللہ کے لطف و کرم کا ذکر کرتا ہے اور میم باری تعالیٰ کے ملک و مجد کو واضح کرتا ہے۔ (27)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ الم میں الف اللہ کے احد ہونے، اول ہونے آخر ہونے، اور ازلی و ابدی ہونے کو واضح کرتا ہے جبکہ لام باری تعالی کے لطف و کرم عنایت و مہربانی کو بیان کرتا ہے جبکہ میم اس کے ملک، مجید اور منان ہونے کو واضح کرتا ہے۔ (28)

حروف مقطعات کے حوالے سے ایک قول یہ ہے کہ یہ حروف قرآن کی سورتوں کے شروع میں اعجاز القرآن کی الگ دلیل کے طور پر لائے گئے ہیں۔ یہ حروف قرآن کے وحی الہیٰ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن کی صداقت پر

ایک دلیل ناطق ہیں۔ان حروف کے ذریعے عربوں کو چیلنج کیا گیا ہے کہ یہی حروف ہیں جن کے ذریعے کلام بنتا ہے تم بھی ان سے قرآن کی طرح کی ایک سورت، کوئی ایک آیت ہی بنالاؤ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو سوچو حروف تو وہی ہیں تم عربی زبان جاننے کا بڑا دعویٰ کرتے ہو۔اب اس قرآن جیسی کوئی سورت اور کچھ آیات تو بنا کر لاؤ مگر تم ہر گز ہر گز نہ لا سکو گے پھر اس حقیقت کو مان لو قرآن منزل من اللہ ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ رسول اللہ برحق ہیں۔الم کے بعد لاریب فیہ کے کلمات کے ذریعے قرآن کی صداقت و حقانیت کو ثابت کیا گیا اور ہر شک و شبہ سے اس کے بالا تر ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔(29)

حروف مقطعات کے معانی میں سے ایک معنیٰ اس قول کا کیا گیا ہے کہ یہ حروف رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ ہیں یا آپ کے القاب عظیمہ ہیں اور بعض جگہ ان سے صراحۃً مراد ذات رسول اللہ ﷺ ہے۔ جیسے طہ اور یسین کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کی بارگاہ میں میرے دس نام خاص ہیں ان میں سے ایک طہ اور دوسرا یسین بھی ہے۔(30)

امام ابو عبدالرحمن السلمی امام جعفر الصادق سے روایت کرتے ہیں:

یاسین یاسید مخاطباً لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلکقالالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اناسیدکموقولھابیھریرۃان رسول اللھتعالینادانیسیدافاناسیدولدآدمولافخر۔(31)

''یسین کے کلمہ کے ذریعے باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بطور نبی یاد فرمایا ہے۔اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا سردار ہوں۔اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ہے بلاشبہ باری تعالیٰ نے مجھے یسین سید کے نام سے پکارا ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔''

امام واسطی فرماتے ہیں طہ سے مراد یہ ہے یا طاہر یا ھادی، کہہ کر باری تعالی اپنے نبی کو پکار رہا ہے۔(32)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں طہ کا معنی ہے یا حبیبی۔(33)

امام ابن عطا نے ''ق'' سے قلب محمدی مراد لیا ہے۔(34)

حروف مقطعات کے معانی و معارف کے حوالے سے ایک رائے یہ ہے کہ یہ قرآنی علوم کی تفصیل کا اجمال ہیں۔ اس حوالے سے قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنے شیخ کا ایک قول بیان کرتے ہیں کہ

القرآن کلھکانھبحرذخارللبرکاتالالھیۃویظھر تلک الحروف فی ذلک البحر کانھاعیونفواراتتفورویخرجمنھاالبحر۔(35)

''پورا قرآن برکات الہیہ کا بحر ذخار ہے اور حروف مقطعات ان برکتوں کے ابلتے ہوئے چشمے ہیں جن سے علوم کا سمندر رواں دواں ہے۔''

اسی حقیقت کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کردہ یہ حدیث مبارکہ بیان کرتی ہے:

انزل القرآن علی سبعۃاحرفلکلایۃمنھاظھروبطن۔(36)

''قرآن سات حروف یا سات قرأت پر نازل کیا گیا ہے اس کی ہر آیت کا ایک ظاہری معنٰی ہے اور ایک باطنی معنی ہے۔''

امام حسن البصری سے ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

ما نزل من القرآن ایۃالالھا ظھروبطنولکلحرفحدولکلحدمطلع۔(37)

''باری تعالی نے قرآن میں جو بھی آیت نازل فرمائی ہے اس کا ایک ظاہری معنی ہے اور ایک باطنی معنی ہے تلاوت کے لیے اس کے ہر حروف کی ایک حد ہے اور لوگوں کی فہم و فراست کے لیے ہر حد کی ایک انتہا یعنی آخری کنارہ ہے۔''

عمر بن عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام حسن البصری سے پوچھا ظھر و بطن کا معنی کیا ہے تو انہوں نے فرمایا شرو علانیۃ ہر آیت کا ایک ظاہری معنٰی اور ایک مخفی معنٰی ہے کہتے ہیں پھر پوچھا المطلع سے کیا مراد ہے جواب دیا یہ منتھی ینتھی الیہ مطلع، ظاہری معنی کی تعبیر و تاویل کے اعتبار سے وہ آخری حد کا نام ہے جس کے بعد یہ سفر تاویل ختم ہو جاتا ہے اور یہ انسانی کسب کی آخری حد ہے اس کے بعد وھب کا سفر شروع ہوتا ہے جس سے اہل حق کو کشف کی نعمت میسر آتی ہے۔

اب اس تشریح و توضیح سے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ آیات محکمات کا علم معنٰی ظاہر کا موضوع ہے اور آیات تشابہات اور حروف مقطعات کا علم معنٰی باطن کا موضوع ہے اور اسی طرح محکمات کا علم تدبر، تفکر اور تفہیم کی حدوں سے جنم لیتا ہے جبکہ تشابہات اور مقطعات کا علم مطلع قلب سے پھوٹتا ہے۔ محکمات کا ظہور مطلع عقل پر ہوتا ہے جبکہ تشابہات اور مقطعات کا ورود ملا اعلی سے مطلع روح پر ہوتا ہے اور اس کا ظہور انسان سے انشراح صدر کی صورت میں ہوتا ہے اور یہ انسان

میں نور باطن کی صورت میں متمکن ہوتا ہے۔اس حقیقت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے:

﴿أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِ﴾(38)

''بھلااللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر فائز ہو جاتا ہے۔''

اس امر کی تصریح اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ

العلم علمان فعلم فی القلب، فذلک العلم النافع وعلم علی اللسان فزلک حجةاللهعليابنآدم۔(39)

''علم دو طرح کا ہے ایک وہ علم جو دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور دوسرا علم وہ جو زبان پر ہے یہ علم بنی آدم پر حجت ہے۔''

اب تک کی بحث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حروف مقطعات اعجاز قرآنی کے ساتھ خصائص محمدی کی امتیازی شان بھی رکھتے ہیں جس کی طرف اشارہ رسول اللہ ﷺ نے یوں کیا ہے:

بعثت جوامع الكلم۔(40)

''مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔''

اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ حروف مقطعات اللہ اور اس کے رسول کے درمیان راز ہائے محبت و معرفت ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی عطا میں سے بعض خواص اور مقربین کو بھی ان حروف کے معانی و معارف کی خیرات عطا کی جاتی ہے جس کی تصریح علامہ آلوسی یوں کرتے ہیں:

فلا

يعرفهبعدرسولاللهالاالاولياءالورثةمنهميعرفونهمنتلكالحضرةوقدتنطقلهمالحروفعمافيهاكماكانتتن طقلمنسبعبكفه صلى الله عليه وسلم الحصى۔(41)

''حروف مقطعات کا صحیح معنی رسول اللہ کے بعد اولیاء کاملین جانتے ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے جانتے ہیں اور اسی طرح جانتے ہیں کہ ہر حروف ان سے اسی طرح ہمکلام ہوتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ سے کنکریاں آپ کی ہتھیلی میں تسبیح و تہلیل کرتی تھیں۔''

خلاصہ کلام

المختصر یہ کہ حروف مقطعات قال کا نہیں حال کا موضوع ہیں۔ ان کی تعبیر کے لیے اہل قال کی بجائے اہل حال کو ترجیح دینی چاہیے اور اہل ظاہر کی بجائے اہل باطن کو فوقیت دینی چاہیے۔ یہ قرآن حکیم کی سورتوں کے ابتداء میں

آئے ہیں۔ان کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے اور یہ پڑھنے اور لکھنے میں ایک لفظ کی طرح ضم نہیں ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ہر حرف اپنی الگ شناخت رکھتا ہے اور قرأت میں اپنی الگ الگ ایک لفظ کی طرح ادائیگی کا تقاضا کرتا ہے۔اس لیے ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں اور یہ حروف مقطعات قرآن حکیم کے اعجاز و بلاغت کا ایک منفرد پہلو رکھتے ہیں۔

قرآن حکیم اپنی اعجازی شان میں ایک ابدی اور دائمی حیثیت رکھتا ہے۔ باری تعالی نے اس قرآن کو اہل تقویٰ کے لیے سراسر ہدایت اور جامع نصیحت بنایا ہے۔اہل ایمان اس کی آیات میں تفکر اور تدبر کرتے ہیں تو ان پر اس کا حسن بیان ظاہر ہوتا ہے۔اس کا نظم کلام ان کو اپنی دلکشی کی طرف راغب کرتا ہے اور اس کا صوتی ترنم اور تغنم ان پر ایک روحانی سحر طاری کردیتا ہے۔اس کے الفاظ و کلمات کی ایمانیت اور اشاریت ان کو اپنے اندر جذب کرلیتی ہے۔اس کے الفاظ و کلمات کی فصاحت و بلاغت اپنے قاری پر معانی و مفاہیم اور معارف و اسرار کے ان گنت جہاں وا کر دیتی ہے اور حروف مقطعات اور قرآن کے مجموعی اعجاز ہی کا یہ کرشمہ و کمال ہے۔اس قرآن کی تاثیر سے پتھر دل بھی نرم اور موم ہو جاتے ہیں۔ یہ قرآن اپنی جملہ خوبیوں اور اپنے متنوع کمالات اور اپنی بے پناہ تاثیرات اور اپنے الفاظ و کلمات کے معانی کے اطلاقات کے ساتھ اس شخص کے لیے کلام ناطق بن جاتا ہے جو صاحب قرآن کے تعلق اور واسطے کے ساتھ اس قرآن کو سمجھنے کی سعی و کاوش کرتا ہے۔اس لیے کہ یہی وہ ذات رسول ہے جو متکلم، اللہ کے کلام کی حقیقتوں کی خبر دیتی ہے۔ایک قاری قرآن کو فروغ وادی سینا کی طرف راغب کرتی ہے اور یہی وہ ذات رسول ہے جس کو باری تعالیٰ نے جامع اور ہمہ گیر صفات کا حامل بنایا ہے۔اس لیے اقبال کہتا ہے:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار رہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

پھر مزید فرماتے ہیں:

ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
کشتی و دریا و طوفانم توئی

References:

(1)A'l imran 3, :7

(2)Tahir-ul-Qadri,Dr,haroof-e-muqattiaat ka Qurani, minhaj ul qur'an publication, Lahore,pg20

(3)Al tabari, jami ul bayan fi tafseer ul Qur'an,10:90

(4)Al Qurtabi,aljami ul Ahkam,1,156

(5)Ibn ul jauzi, zadul muyassar,1:21

(6)Ibn e kaseer, tafseer ul Quran ul Azeem,1:38

(7)Al razi, Al tafseer ul kabeer,2:4

(8)Al bagwi, mu'alim ut tanzyl,1:44

(9)Al bydavi, anvar ul tanzyl wa israr ul taweel,1:93

(10)Al qiyyamah,75:18-19

(11)Qurtabi, aljami'ul Ahkam ul Quran,1:156

(12)Alusi, ruh ul m'ani,10:100-101

(13)Al imran,3:7

(14)Qazi sana ul Allah pani patti, tafseer ul Mazhari, 1:14-15

(15)Qazi sana ul Allah pani patti,tafseer ul Mazhari,1:14-15

(16)Al zumar,39:22

(17)Ruhul bayan,8:98

(18)Isma'il ul Hafi, ruhul bayan,8:93

(19)Ibn e 'jyba al bahr ul mureed, fi tafseer ul Quran ul Majeed,5:68

[20]Ibn e ‘jyba al bahr ul mureed, fi tafseer ul Quran ul Majeed,5:28

[21]Sahl bin Abdullah tistari, tafseer ul tistari,1:46

[22]Alusi, ruh al m’ani, 3:83

[23]Al- bydavi, anvar ul tanzyl wa israr ul taweel,1:93

[24]Al- syuti, aldurrul mansor fi tafseer il Maasur,1:57

[25]Ahmad bin hambal, almusnad,1:391, Hadith: 3712

[26]Ibn e Habban, Al sahi,3,353,raqm 972

[27]Al samar qandi, bahr ul’lwm,1:47

[28]Abu Hafas al hambali,albab fi ‘lwm ul kitab,1:257

[29]Fakhr ul din al Razi,al tafseer ul kabir,2:7

[30]Ibn asakr,tareekh e madina damishq, 3:28

[31]Abu na’eem, dalail un Nabuwah, 61,62

[32]Al salmi, hqaiq ul tafseer,1:434

[33]Al Qurtabi,aljam’ul ahkam ul Quran,11:166

[34]Qazi ’yaaz,al shifa, p:76

[35]Al qurtabi,aljam’ul ahkam ul Quran,17:3

[36]Ibn e habban, al sahi,1:276,Hadith: 75

[37]Bagwi, sharah al sunnah, 1: 262,Hadith: 221

(38)Al zumar,39:22

(39)Darmi, al Sunan, 1:114

(40)Bukhari,al sahi, 3:1087,raqam2815

(41)Alusi, ruh ul m’ani,1:100